یا اللہ
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ماہنامہ
فیضِ عالم
بہاولپور۔پاکستان
بافیضانِ نظر:
قبلہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی نور اللہ مرقدہ
مدیر اعلی
صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی عطاء الرسول اُویسی رضوی مدظلہ العالی
مدیر
صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی محمد فیاض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی
مقام اشاعت: دار العلوم جامعہ اُویسیہ رضویہ
(سیرانی مسجد بہاولپور پاکستان)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَحۡمَۃً لِّلۡعَالَمِیۡنَ ﷺ

ماھنامہ فیضِ عالم

دسمبر ۲۰۱۵ء/

ربیع الاول شریف ۱۴۳۷ھ (جلد نمبر ۲۷)

مدیر اعلیٰ

صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی عطاء الرسول اُویسی رضوی مدظلہ العالی

مدیر

صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی محمد فیاض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی

نـــــــــوٹ: اگر اس رسالہ میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تا کہ اُس غلطی کو صحیح کرلیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

سر فہرست

عنوان **صفحہ نمبر**

عنوان	صفحہ نمبر
داعش آپ کے بھائی نے بنائی، نوعمر طالبہ کا جیب بش پر سیاسی حملہ۔	۰۳
ماہ ربیع الاول شریف میں ان ہدایات پر عمل ضروری ہے۔	۰۴
چالیس بعد نبوت کا مسئلہ؟	۰۸
مدینہ منورہ میں گذارے ہوئے شب روز کا احوال	۱۱
اہلسنت کے نزدیک انبیاء کرام وشہداء واولیاء اپنی قبور زندہ ہیں!	۱۴
آب زم زم پر تحقیق سائنسدان کا اہم ترین انکشاف	۱۶
رباعی ''بلغ العلیٰ بکمالہ'' کی تکمیل	۱۸
قناعت دل (الحاج ملک اللہ بخش کلیار (مدینہ منورہ)	۲۰
عاشق رسول غازی ملک ممتاز حسین قادری کی تحریک رہائی۔	۲۳
قبر سے کفن واپس	۲۵
فکر رضا (از مفتی منیب الرحمٰن صاحب)	۲۷
غیر پہ کرم اپنوں پہ ستم؟ سعودی بادشاہ....... یہ ظلم نہ کر؟؟؟؟؟	۱۳

حضور جانتے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)

حُدودِ طائرِ سدرا حضور جانتے ہیں
کہاں ہے عرشِ معلیٰ حضور جانتے ہیں

پہنچ کے سدرہ پہ روح الامین یہ بولے
کہ اس سے آگے کا رستہ حضور جانتے ہیں

بروزِ حشر شفاعت کریں گے چن چن کر
ہر اک غلام کا چہرہ حضور جانتے ہیں

بروزِ حشر شفاعت کریں گے آپ لیکن
اگر ہوا یہ عقیدہ حضور جانتے ہیں

بلا بھی سکتے ہیں آپ اور آ بھی سکتے ہیں
کہ دوریوں کو مٹانا حضور جانتے ہیں

اُنہیں خبر ہے کہیں سے پڑھو درود اُن پر
تمام دہر کا نقشہ حضور جانتے ہیں

میں اس یقین سے نکلا ہوں جانبِ طیبہ
میرے سفر کا ارادہ حضور جانتے ہیں

قیامت آئے گی کب اُن کو علم ہے سرور
ظہورِ کن کا بھی لمحہ حضور جانتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆......☆......☆......☆

داعش آپ کے بھائی نے بنائی ،نوعمر طالبہ کا جیب بش پر سیاسی حملہ: (جاوید چوہدری ۲۵ اکتوبر ۲۰۱۵)۔

امریکہ میں کالج کی اس طالبہ کی خبر دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ میں شہ سرخیوں میں ہے جس نے ریپبلکن پارٹی کے صدارتی امیدوار جیب بُش کو داعش کے حوالے سے آڑھے ہاتھوں لیا۔ یونیورسٹی آف نویڈا کی انیس سالہ طالبہ ایوی زیڈرک کا کہنا تھا کہ دولت اسلامیہ عراق میں امریکی مداخلت کا شاخسانہ ہے اور صدر اوباما کو اس کا ذمہ دار ٹھرانا ایسا ہی جیسے کوئی اپنی گاڑی کا ایکسیڈنٹ کر دے اور خود ذمہ داری لینے کی بجائے مسافروں کو برا بھلا کہنا شروع کر دے۔ ایوی زیڈرک نے جیب بش کو کہا کہ دولتِ اسلامیہ آپ کے بھائی صاحب نے بنائی تھی۔ طالبہ اور سابق صدر جارج بش کے چھوٹے بھائی جیب بُش کے درمیان یہ تکرار ریاست نویڈا کے شہر رینو کے ٹاؤن ہال میں ہوئی جہاں وہ ریپبلکن پارٹی کے صدارتی امیدوار بننے کے مہم پر آئے تھے۔ صحافیوں میں گھرے ہوئے جیب بُش سے ایوی زیڈرک نے پوچھا کہ وہ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ مشرقِ وسطیٰ میں داعش اس لیے بنی کہ صدر اوباما نے وہاں سے امریکی فوجوں کو واپس بلانا شروع کر

دیا۔آپ کہتے ہیں کہ دولت، اسلامیہ اس لیے بنی کہ ہم وہاں سے فوجیں واپس بلا رہے ہیں۔

﴿ماہ ربیع الاول شریف میں ان ھدایات پر عمل ضروری ھے﴾

☆ محافلِ میلا دشریف اور ماہِ ربیع الاول میں ہر اُس چیز سے بچنا چاہئے جو شریعت سے متصادم ہو لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ محافلِ میلا د ہی کو بند کر دیا چاہئے بلکہ عقل مندی کا تقاضا یہ ہے کہ جو باتیں ماہ ربیع الاول اور محافلِ میلا د میں غیر شرعی نظر آئیں، ان کو ختم کیا جائے اور محافلِ میلا د کو زیادہ سے زیادہ مقامات پر منعقد کیا جائے۔جیسا کہ کعبۃ اللہ میں بتوں کے ہونے کی وجہ سے وہاں پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کو منع نہیں کیا گیا تھا بلکہ اس برائی (یعنی بتوں) کو دور کر دیا گیا۔لہذا اگر کسی جگہ خلاف شرع بات یا کام نظر آئے تو آپ اس کی روک تھام کے لئے مناسب اقدام کریں مثلاً:
(۱) کسی جگہ میوزک کے ذریعے محفلِ نعت سجائی گئی ہو تو اس کو منع کیا جائے گا اور اگر ایسا کرنا ناممکن یا مشکل ہو تو وہاں سے جانے سے گریز فرمائیں۔(۲) اسی طرح عورتوں کا اتنی آواز سے نعت پڑھنا کہ اجنبی مردوں تک آواز پہنچے، یہ منع ہے۔ (۳) عورتوں کی محفلِ میلا د میں عورتوں کا بلا حجاب بن سنور کر مووی بنوانا پھر اسے میڈیا پر چلوانا جسے ہر شخص دیکھے اور سنے، سخت منع ہے۔غیرت مسلم کے منافی ہے۔(۴) محافلِ میلا د کو اتنا طویل کرنا کہ نماز کا وقت ہی جاتا رہے، ناجائز و حرام ہے، ہاں اگر نماز باجماعت کا اہتمام ہو تو کوئی حرج نہیں۔(۵) محافلِ میلا د میں وقت کی پابندی کا خیال رکھا جائے تاکہ لوگ دل جمعی کے ساتھ محفل پاک میں شامل رہیں۔(۶) محافلِ میلا دشریف میں خطاب کے لئے مستند عالمِ دین کو بلوائیں تاکہ وہ احادیث اور مستند واقعات عوام تک پہنچائیں، نام نہاد اسکالرز / پیشہ ورمقررین کو ہرگز نہ بلوائیں۔(۷) محافلِ میلا د، چراغاں اور نذر و نیاز کیلئے مسلمانوں کو ڈرا دھمکا کر پرچیوں اور بھتوں کے ذریعے چندہ وصول نہ کریں بلکہ احسن طریقے سے لوگوں کو سمجھا کر فنڈ مانگیں جو فنڈ دیں ان سے لے لیں، جو نہ دیں، ان سے کچھ نہ کہیں، خاموشی سے واپس لوٹ آئیں۔(۸) ایسے راستے میں محافلِ میلا د کا انعقاد کرنا جو کہ عوام الناس کی عام آمدورفت کے لئے استعمال ہوتا ہو، وہاں رکاوٹ کھڑی کر کے محافلِ میلا د کرنا مکروہ تحریمی ہے کہ حقوق العباد کا معاملہ ہے۔(۹) محافلِ میلا د میں بلند آواز سے بے دریغ مائک اور ساؤنڈ سسٹم کا استعمال کرنا کہ اطراف کے گھروں میں بیمار، بچے، بوڑھے اور نوکری پیشہ افراد جن کو صبح کام پر جانا ہوتا ہے، ان کے آرام میں خلل پڑے، اس سے بچنا چاہئے کیونکہ یہ حقوق العباد کا معاملہ ہے۔اس معاملے میں قیامت کے دن پوچھا جائے گا۔اگر محفل کرنی ہے تو آواز کم سے کم رکھیں اور رات گئے تک جاری نہ رکھیں، وقت پر ختم کر دیں۔(۱۰) محافلِ میلا د میں باوضو اور اچھے لباس کے ساتھ شرکت کریں۔

نعت شریف اور ذکرِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متوجہ ہو کر سنیں ، ہماری توجہ نہ ہو اور ہم اپنے عمل سے بے اعتنا ہی اور لاپرواہی کا مظاہرہ کرر ہے ہوں، یہ مناسب نہیں ۔(۱۱) نذر و نیاز کا اہتمام کریں مگر آدھی رقم لٹریچر کی تقسیم پر خرچ کریں یعنی بارہویں والے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر مبنی رسالے، عیدِ میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرعی حیثیت کے پمفلٹ اور کتابچہ خوب تقسیم کریں تاکہ لوگ علم کی دولت سے بہرہ مند ہوں۔

(۱۲) اس مبارک و پرمسرت موقع پر غریب و نادار طلبہ کی امداد کریں، کھانے، کپڑے اور ضروریات زندگی کی تقسیم کا اہتمام کریں۔(۱۳) غریب بستیاں جس میں یتیم، مسکین، بیوہ عورتوں اور محتاجوں کی بڑی تعداد رہتی ہے، ان کی بھرپور مدد کی جائے، تاکہ وہ لوگ بھی اس خوشی میں شامل ہو جائیں۔

(۱۴) جلوسِ میلاد میں غیر شرعی امور سے بالکل اجتناب کریں، سنجیدگی کا مظاہرہ کریں۔ نیاز یا لنگر پھینکنے سے پرہیز کریں، عزت کے ساتھ شرکاءِ جلوس کے ہاتھوں میں دیں۔ (خواتین کو ہرگز ہرگز جلوس میں نہ لائیں)۔

(۱۵) جلوس کے گشت کے دوران نماز کا وقت ہو جائے تو جلوس روک کر باجماعت نماز ادا کریں، پھر آگے بڑھیں۔

(۱۶) اگر رات شب بیداری کی وجہ سے نماز یا جماعت فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو شب بیداری نہ کریں اور نماز باجماعت کا خصوصی خیال رکھیں۔

(۱۷) چراغاں دیکھنے کے لئے بھی خواتین کی آمدورفت کو روکا جائے تاکہ تماشا نہ بنے اور لوگ اس کو بنیاد بنا کر میلاد منانے والوں پر طعنہ زنی نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح معنوں میں ادب کے ساتھ میلاد منانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

﴿ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بدعت کے فتوے ﴾

(نہ خوفِ خدا نہ شرم و حیاء)

ربیع الاول کا ماہِ مبارک اپنی تمام تر نورانیت کے ساتھ سایۂ افگن ہونے کو ہے۔ اہلِ محبت اپنے پیارے رسول کریم روف و رحیم ﷺ کی آمد کی خوشی میں محافل منعقد کرنے کی تیاری کر رہے ہیں، ابھی سے جلوس نکال رہے ہیں اور صدقات وخیرات کے ذریعے بارگاہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنی محبت کی حاضری لگوا رہے ہیں۔ ازل سے اہلِ محبت ایسا ہی کرتے آرہے ہیں اور تا ابد ایسا ہی کرتے رہیں گے۔ یہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا اظہار ہے اور یہی اصل ایمان ہے۔ ایمان صرف کلمہ پڑھ لینے سے متحقق نہیں ہو جاتا ہے۔ ایمان کی چاشنی محبت رسول ﷺ کے بغیر نہیں مل

سکتی۔سرکار ﷺ نے فرمایا۔

" ثلث من کن فیه وجد بهن حلوة الایمان، من کان اللّٰه ورسوله احب الیه مما سواه". (بخاری)

یعنی تین چیزوں کے ذریعے ایمان کی مٹھاس میسر آتی ہے ان میں سے ایک اللہ سبحانہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہر چیز سے بڑھ کر ہو۔سو یہ حلاوۃ ایمان، اہل ایمان ربیع الاول میں خوب سمیٹتے ہیں۔

شرق وغرب میں میلاد کی دھوم: میلاد کی محافل عرب وعجم میں منعقد ہوتی رہی ہیں۔محدث شہیر امام ابن جوزی نے "المیلاد النبوی" میں لکھا ہے۔

"لا زال أهل الحرمین الشریفین والمصر والیمن والشام وسائر بلاد العرب میں المشرق والمغرب یحتفلون بمجلس مولد النبی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم ویفرحون بقدوم هلال شهر ربیع الاول ویهتمون اهتماما بلیغاً علی السماع والقرأة لمولد النبی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم وینالون بذالک اجراً جزیلاً وفوزاً عظیماً".

یعنی ہمیشہ مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، مصر، یمن، شام اور تمام بلاد عرب میں مشرق سے مغرب تک عرب لوگ حضور ﷺ کے میلاد کی محافل منعقد کرتے آئے ہیں۔ جب وہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہیں تو ان کی خوشی اپنے عروج پر ہوتی ہے۔سو وہ میلاد سننے اور پڑھنے کا وسیع اہتمام کرتے ہیں اور بے پناہ اجر اور عظیم کامیابی حاصل کرتے ہیں۔امام ابن جوزی کا سن ولادت ۵۱۰ھ ہے اور وفات معتمد روایات کے مطابق ۵۷۹ھ ہے۔یعنی تقریباً ایک ہزار سال قبل کی خبر دے رہے ہیں اور فرماتے ہیں ہمیشہ سے عرب ایسا کرتے آئے ہیں۔ یہ سلسلہ خلافت عثمانیہ تک قائم رہا۔سلطنت عثمانیہ میں بادشاہی محل سے میلاد النبی کا جلوس برآمد ہوتا تھا۔جھنڈیاں لگائی جاتی تھیں اور جھنڈے لہرائے جاتے تھے۔سلطنت عثمانیہ کے خاتمے کے بعد اہلِ محبت کی تمام روایات بھی سلطنت کے ساتھ ہی دفن ہوگئیں اور اس کے بعد ایسے لوگ آ گئے جن کا دین شرک سے شروع ہوتا ہے اور بدعت پر ختم ہوتا ہے۔پچھلے دنوں سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ الشیخ نے جدہ کی جامع مسجد میں خطاب کے دوران ایک فتوی داغا کہ محفلِ میلاد منانا حرام ہے اور یہ تو ہم پرستی ہے۔عرب نیوز نے ۳ جنوری ۲۰۱۵ء کو یہ خبر نشر کی ہے اور سعودی مفتی نے مزید کہا ہے کہ یہ (میلاد النبی) ایک غیر قانونی بات ہے جو دین میں داخل کی گئی ہے نعتیں اور نظمیں میلاد کی رات پڑھنا اسلام میں ممنوع ہے۔

(نیٹ پہ اس خبر کی تفصیلات دیکھی جا سکتی ہیں)

ان سعودی مفتیوں کا حال یہ ہے کہ اسلام کے اصول ان کی آنکھوں کے سامنے پائمال ہو رہے ہیں انہیں کوئی پرواہ نہیں لیکن جب معاملہ محبت رسول ﷺ کا ہو، یا آپ کے ساتھ عشق کا اظہار ہو تو پھر یہ اپنی میلی بغلوں سے فتووں کے خنجر نکال لیتے ہیں اور آپ کے عشاق کے جذبات سے اپنے خنجر کو خون آلود کرتے ہیں۔ کبھی بدعت کے فتوے، کبھی حرمت کے فتوے، تو کبھی شرک کے فتوے۔ انہوں نے مسلمانوں کو کافر بنانے کی فیکٹریاں لگائی ہوئی ہیں۔ ان کے فتوے دہشت گردوں کو جواز فراہم کرتے ہیں معصوم لوگوں کے خون بہانے کا۔ آج اسلامی ممالک میں دہشت گردی کا سبب یہی فتاوی ہیں جن کی وجہ سے خون مسلم ارزاں ہو چکا ہے۔ تم اگر اتنے موحد ہو تو ان سعودی شہزادوں پر فتویٰ کیوں نہیں لگاتے جنہوں نے اللہ کے گھر کے سامنے فلک بوس عمارتیں کھڑی کر کے کعبہ کی حرمت کو پائمال کیا ہوا ہے۔ ان بلند و بالا عمارتوں میں دینی احکام کی بے حرمتی تمہیں نظر نہیں آتی؟ تمہارا دین ان کے سامنے کیوں مصلحت کا شکار ہے؟ تم سے پہلے مدینہ منورہ و مکہ مکرمہ میں میلاد منانے والے فعل حرام کا ارتکاب کرتے رہے ہیں؟ (معاذ اللہ)۔ **کچھ تو خدا کو خوف کرو:** کیا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے "فیوض الحرمین" میں جھوٹ لکھا ہے کہ میں نے خود مدینہ طیبہ میں محافل میلاد میں شرکت کی ہے اور اس محفل کے فیوض و برکات کو اپنی نظروں سے دیکھا ہے۔ کیا یہ لوگ گمراہ تھے؟ جنہوں نے میلاد النبی کے حوالے سے کئی سو صفحات کی کتابیں تحریر فرمائی ہیں؟ جب تم سعودی عرب کے حکمرانی کے دن کو عید وطنی کے طور پر مناتے ہو تو اپنے آپ سے سوال کیوں نہیں کرتے کہ یہ تیسری عید کہاں سے آئی؟ عید میلاد تمہارے دلوں میں کیوں گھٹن پیدا کرتی ہے؟ کائنات کے تاجدار احمد مختار ﷺ کا میلاد تمہیں کیوں غمزدہ کر دیتا ہے؟ یاد رکھو! ہر گناہ کی معافی ہے مگر بغض رسول ﷺ کی کوئی معافی نہیں ہے۔ ہر گناہ بخش دیا جائے گا مگر گستاخی رسول ایسا گناہ ہے جو گنجے سانپ کی صورت میں گستاخوں کو کاٹتا رہے گا۔ جو مسلمانی کا دعوی کرے اور ذکر رسول ﷺ سے دل میں قبض ہو جائے تو یہ کاہے کی مسلمانی ہے۔ نبی ﷺ کا نام سن کر تو دل کو باغ و بہار ہو جانا چاہیے۔ ذکرِ رسول اور مدحتِ رسول کی محافل کو ہر جگہ تلاشنا چاہیے۔ انبیاء کرام کی ولادت پر ان پر درود و سلام بھیجنا تو ہمارے رب کریم کی سنت ہے۔ آج ہم اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل سجا کر آپ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ کرتے ہیں تو یہ تمہیں بدعت لگے ہے۔ ہم تو انبیاء کرام کی سنت، خدا کی سنت اور خود مصطفیٰ ﷺ کی سنت سمجھ کر ایسا کرتے ہیں۔ تمہیں تمہارے فتوے مبارک اور ہمیں ذکر رسول ﷺ مبارک۔ کل قیامت کو پتہ چل جائے گا کہ گھاٹے کا سودا کس نے کیا تھا۔ حضور ﷺ سے سوال کیا گیا کہ آپ سوموار کا روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ فرمایا: "فیہ ولدت" یعنی میں اس دن پیدا ہوا تھا۔

حضرت واثلہ روایت کرتے ہیں کہ میرے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ سبحانہ نے اولا د اسماعیل سے بنو کنانہ کو منتخب فرمایا، بنو کنانہ سے قریش کو چنا، قریش سے بنو ہاشم کو منتخب فرمایا اور بنو ہاشم سے نبوت کے لیے اللہ نے مجھے منتخب فرمایا۔ سرکار ﷺ نے اپنے اوصاف حمیدہ کا خود ذکر کیا۔ نعت و درود و سلام کی محافل سجانے والا آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے صحابہ ہر وقت نبی کریم ﷺ کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان رہتے تھے۔ وہ ہر وقت ذکر رسول ﷺ کے ساتھ سرشار رہتے تھے۔ ان کی یہ محبت محض عقلی اور اصولی نہیں تھی بلکہ جذباتی تھی۔ وہ اپنی جانیں، اولادیں اور اموال ہر وقت قربان کرنے کو تیار رہتے تھے۔ تم ہی بتاؤ اگر نبی ﷺ کی آمد کی خوشی میں ابولہب ثوبیہ کو آزاد کرے۔ اس کے باوجود کے وہ اسلام کا بدترین دشمن تھا۔ اللہ سبحانہ اس انگلی سے دوزخ میں بھی اسے سیراب کر رہا ہے۔ جس انگلی سے اس نے اپنی باندی ثوبیہ کو آزاد کیا تھا۔ تو کیا نبی ﷺ کے دیوانوں کو آپ کی آمد کی خوشی منانے میں کچھ نہیں ملے گا۔ تم نے میرے رحیم و کریم پرورگار کو اتنا بے انصاف کیوں سمجھ رکھا ہے۔ تمہیں محبت کے اصولوں سے کوئی یارا نہیں ہے۔ محبّ محبوب کا ذکر کرنے والوں کو سزا دیتا ہے یا انعام! کیا تم نے محبت کے اصولوں کو بدل دیا ہے؟ ہمیں تو یقین کامل ہے کہ ہماری بخشش کا ذریعہ بنیں گے یہ جلوس، یہ جلسے اور یہ محافل۔ ہم تو یقیناً اللہ کے محبوب کریم کے ذکر پاک کی وجہ سے بخشے جائیں گے۔ آخر میں میں صرف اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ تم نبی ﷺ کا ذکر روکنے کی تدابیر کرتے رہو۔ اللہ سبحانہ نے اس ذکر کو بڑھانے کی پہلے ہی تدبیر کر لی ہے۔ "وللآ خرة خیر لک من الاولی"۔ (سورۃ الضحیٰ 4) ۔

ہر سال ربیع الاول ایک نئے منظر کو پیش کرتا ہے۔ اور چشم افلاک ابد تک یہ نظارہ دیکھتی رہی گی کہ وہ خدا اپنے محبوب کے ذکر میں کتنی رفعت پیدا کرتا ہے تم بھی دیکھو ہم بھی دیکھتے ہیں۔

چالیس بعد نبوت کا مسئلہ ؟ حضور فیض ملت سے سوال ہوا؟: میرے حضور قبلہ والدگرامی مفسرِ اعظم پاکستان فیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ نے ۷/رجب المرجب ۱۳۷۹ھ/۷ جنوری ۱۹۶۰ء بروز جمعرات بعد نماز ظہر برمکان حاجی احمد دین نزد بستی سالار لاڑکا لاڑاں ضلع رحیم یارخان میں تقریر بعنوان ''نور مصطفیٰ ﷺ'' خطاب فرمایا۔ اس مجمع میں اکثریت دیوبندی مسلک کے لوگوں کی تھی تقریر کے اختتام پر مجمع سے ایک سوالیہ پرچی آئی کہ مولانا یہ بتائیں کہ حضور ﷺ چالیس سال قبل از نبوت کس نبی کی پیروی میں رہے؟ یا خود نبی کی حیثیت سے تھے؟ جواب دیں؟ آپ نے دلائل قاہرہ سے ثابت کیا کہ ہمارے نبی کریم ﷺ قبل از اعلان نبوت محققین احناف کے نزدیک کسی نبی کی پیروی میں نہیں تھے بلکہ تمام انبیاء کرام آپ کے امتی ہیں۔ علامہ فخر الدین رازی فرماتے ہیں آپ

پیدائشی طور نبوت کے وصف سے موصوف تھے۔ ☆قبل از اعلان نبوت آپ کو وحی خفی اور کشوف صادقہ کے ذریعے شریعت ابراھیمی وغیرہ کے احکامات پر عمل فرماتے اس کی وجہ تو وہی ہے کہ آپ نے چالیس سال بعد صرف نبوت کا اظہار فرمایا ورنہ اس سے قبل آپ وصف نبوت سے موصوف تھے۔ منکرین کی یہ بات بالکل غلط ہے کہ آپ چالیس سال بعد نبی بنے۔ بلکہ تحقیق سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ آپ نہ صرف اندریں عرصہ نبی ہوئے بلکہ عالم ارواح میں بھی آپ کی نبوت کا چرچا تھا بلکہ اس سے قبل بھی۔ چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طرح لکھا ہے اور ملا علی قاری حنفی نے "شرح فقہ اکبر" میں اسے تفصیل سے لکھا ہے۔ اس تمام تقریر کا خلاصہ مع عربی عبارات کتابی صورت میں بنام "مصدر السرور بیان النور والظھور" مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور نے شائع کیا جو ابھی نایاب ہے جبکہ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کی لائبریری میں موجود ہے۔ (محمد فیاض اویسی رضوی)۔

﴿انھیں خبر ھے کھیں سے پڑھو درود اُن پر﴾

حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کی تصنیف "بچوں کو سکھاؤ عشق رسول" (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اکتساب۔ (ادارہ)۔

چاند جھک جاتا: حضرت عباس ﷛ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر دیر تک آپ ﷺ کا چہرۂ اقدس تکتا رہا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا۔ "یاعم ھل لک حاجۃ؟" یعنی، اے چچا جان کیا معاملہ ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اگر چہ اب مسلمان ہوا ہوں مگر آپ کی ذات اقدس سے میں بچپن سے متاثر ہوں کیونکہ جب آپ جھولے میں تھے تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ چاند سے گفتگو کرتے ہیں اور وہ آپ کی انگلی کے اشارے پر رقصاں ہے۔ (الخصائص الکبریٰ، جلد ۱)۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

اس پر آپ نے فرمایا چچا جان یہ بعد کی باتیں ہیں آپ کو اس وقت کے بارے میں بتاتا ہوں جب میں شکم مادر میں تھا۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں شکم مادر میں لوحِ محفوظ پر چلنے والی قلم کی آواز سنتا تھا اور اسی طرح شکم مادر میں چاند کے عرش اعظم کے سامنے سر بسجود ہونے کی آواز کو بھی سنتا تھا۔

(فتاویٰ عبدالحی، جلد۲)۔

دور سے سننے والے وہ کان : اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اتنی قوتِ سماعت عطا فرمائی تھی کہ آپ ﷺ ایسی باتیں بھی سُن لیتے جو دوسرے حاضرین سلامتی حواس کے باوجود نہ سُن پاتے تھے۔

حضرت ابوذر اور حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سرورِ کونین ﷺ نے صحابہ سے پوچھا کیا جو میں سُن رہا ہوں تم بھی سُن رہے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں تو اس وقت کچھ سنائی نہیں دے رہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"انی لاری مالا ترون واسمع مالا تسمعون انی اسمع اطیط السماء وما تلام ان تئط وما فیھا موضع شبر الاوعلیه ملک ساجد"۔(مسند احمد، جلد۵)

یعنی میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے اور میں اس وقت آسمان کی چرچراہٹ سن رہا ہوں اور آسمان کے اس طرح کرنے میں کوئی برائی نہیں کیونکہ اس پر ایک بالشت بھی ایسی جگہ نہیں جہاں فرشتہ اللہ ﷻ کے حضور سجدہ ریز نہ ہو۔

فائدہ: جس ذات اقدس ﷺ کے دور سے سننے کا ایسا کمال ہو پھر وہ امتی کی فریاد سے کیسے بے خبر ہو سکتی ہے۔ اسی لئے ہم اٹھتے بیٹھتے عرض کرتے رہتے ہیں، اعلیٰ حضرت نے فرمایا:

فریاد امتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو

حضور ﷺ درود خود سنتے ہیں: اہلسنّت کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ ہمارا درود شریف خود سنتے ہیں، چنانچہ احادیث مبارکہ میں ہے:

(۱) حضرت عبدالرحمٰن جزولی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ سے پوچھا گیا، یا رسول اللہ ﷺ جن لوگوں کی آپ کے ساتھ ملاقات نہ ہوئی، اور وہ آپ کی ظاہری حیات کے بعد آنے والے ہیں ان کا سلام آپ تک پہنچے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

"اسمع صلوۃ اھل محبتی واعرفھم" .(دلائل الخیرات)۔

یعنی میں اہلِ محبت غلاموں کا سلام خود سنتا ہوں۔ اور ان کو پہچانتا بھی ہوں۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

دُور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان

کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

(۲) حضرت ابوالدرداءؓ سے مروی ہے کہ:

"لیس من عبدیصلی علی الابلغنی صوتہ حیث کان قلنا وبعد وفاتک؟ قال بعد وفاتی ان اللّٰہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء". (جلاء الافہام)

یعنی جب بھی کوئی بندہ مجھ پر درودشریف پڑھتا ہے وہ کہیں بھی ہو اس کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے، صحابہ نے عرض کیا وصال کے بعد کیا معاملہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا وصال کے بعد بھی اسی طرح ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کا کھانا حرام فرمادیا ہے۔

اس موضوع پر فقیر کی بہت ساری تصانیف موجود ہیں۔

(مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ)

﴿آج ۱۴/ ذوالحجہ شب پیر صبح ۴ بجے مدینہ منورہ میں چاندگرہن ہوا﴾

(مدینہ منورہ میں گذارے ہوئے شب روز کا احوال)

(محمد فیاض احمد اویسی رضوی مدیر "فیض عالم" بہاولپور)

چاند اور سورج گرہن چونکہ ایک غیر معمولی کیفیت ہے، اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تزکیہ کا ذریعہ بنایا ہے اور اس پر غیر معمولی انداز میں نماز پڑھی ہے تاکہ لوگوں میں خوفِ خدا پیدا ہو۔ یہ آپ کا انداز تربیت تھا کہ غیر معمولی واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی امت کی تربیت فرمایا کرتے تھے۔ تفصیل کے لیے دیکھیں "صحیح بخاری، کتاب الکسوف، مکتبہ مشکاۃ" والے ورژن میں احادیث ۹۹۳ سے شروع ہوتی ہیں۔ یہاں بعض احادیث درج ہیں۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فانکسفت الشمس، فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم يجر رداء ه حتى دخل المسجد، فدخلنا، فصلى بنا ركعتان حتى انجلت الشمس، فقال صلى الله عليه وسلم(إن الشمس والقمر لا ينكسفان لموت أحد، فإذا رأيتموهما فصلوا وادعوا، حتى يكشف ما بكم". (حديث 994)

یعنی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو سورج کو گرہن لگا۔ آپ اپنی چادر کھینچتے ہوئے تشریف لے چلے اور مسجد میں داخل ہو گئے۔ ہم بھی مسجد میں داخل ہوئے۔ آپ نے ہمارے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی یہاں تک کہ گرہن ختم ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: سورج اور چاند کو گرہن کسی شخص کی موت پر نہیں لگتا۔ جب آپ لوگ ان دونوں کو اس حالت میں دیکھیں تو نماز پڑھیں اور دعا کیجیے یہاں تک کہ ان کی روشنی پلٹ آئے۔

"عن عائشة أنها قال خسفت الشمس في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس، فقام فأطال القيام، ثم ركع فأطال الركوع، ثم قام فأطال القيام، وهو دون القيام الأول، ثم ركع فأطال الركوع، وهو دون الركوع الأول، ثم سجد فأطال السجود، ثم فعل في الركعة الثانية مثل ما فعل في الأولى، ثم انصرف، وقد انجلت الشمس، فخطب الناس، فحمد الله وأثنى عليه، ثم قال (إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله، لا ينخسفان لموت أحد ولا لحياته، فإذا رأيتم ذلك فادعوا الله، وكبروا وصلوا وتصدقوا ثم قال(يا أمة محمد، والله ما من أحد أغير من الله أن يزني عبده أو تزني أمته يا أمة محمد والله لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا".

یعنی حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (ظاہری) زمانے میں سورج کو گرہن لگا۔ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور اس میں طویل قیام فرمایا۔ پھر ایک طویل رکوع فرمایا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور اس میں ایک طویل قیام فرمایا جو کہ پہلے قیام کے علاوہ تھا۔ پھر آپ نے ایک طویل رکوع کیا اور یہ پہلے رکوع کے علاوہ تھا۔ پھر آپ نے ایک طویل سجدہ فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت ادا فرمائی۔ پھر آپ نے رخ انور (لوگوں کی طرف) کیا تو اس وقت سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیا، اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور پھر فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان دونوں کو کسی شخص کی موت یا زندگی سے گرہن نہیں لگتا۔ جب آپ لوگ ایسا دیکھیں تو اللہ سے دعا کیا کریں، تکبیر کہا کریں، نماز پڑھا کریں، صدقہ کیا کریں۔

پھر فرمایا: اے امتِ محمد! اللہ کی قسم کہ اللہ سے زیادہ بڑھ کر کسی اور شخص کو اس بات پر غیرت نہیں آتی کہ اس کا بندہ یا بندی بدکاری کا ارتکاب کرے۔ اے امتِ محمد! جو کچھ میں جانتا ہوں، اگر آپ لوگ جانتے ہوتے تو بہت کم ہنستے اور بہت زیادہ روتے۔

فقیر نے مسجد نبوی شریف کے باب بلال کے باہر عبرت بھرا منظر دیکھا اول چاند کا ایک حصہ بے نور ہوا مسجد نبوی میں مؤذن نے ''الصلوٰۃ الجامع'' کا اعلان کیا تقریباً پانچ منٹ یہ اعلان ہوتا رہا پھر امام عبدالرحمٰن الحذیفی نے ''صلوٰۃ الکسوف'' (چاند گرہن کی نماز) پڑھانا شروع کی تو چاند مزید بے نور ہوتا گیا۔ نجدی امام نماز کو طویل کرتا گیا چاند کی چاندنی ختم ہوتی گئی جبکہ احادیث مبارکہ میں ہے کہ جب چاند گرہن کی نماز پڑھی جاتی تو بے نور چاند و سورج کی روشنی بحال ہو جاتی مگر یہاں معاملہ برعکس ہے۔ جوں جوں نجدی امام نماز طویل کرتا جا رہا تھا چاند گرہن میں اضافہ ہو رہا تھا تقریباً پون گھنٹہ نجدی امام نے نماز جاری رکھی اس کے سلام پھیرنے اور خطبہ دینے تک چاند مکمل گرہن میں آ چکا تھا۔ فقیر نے اپنے ساتھی حاجی محمد ارشد سے کہا کہ دیکھو چاند گرہن میں آ چکا ہے چونکہ نجدی اپنے بدعقیدگی کی وجہ سے دل کے کالے ہیں اور زائرین وحجاج کرام حرمین طیبین میں جا کر آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ ان کی بے ادبی عروج پر ہے۔ بنا بریں وہ جتنی بار نماز کسوف وخسوف پڑھیں کوئی اثر نہ ہوگا۔ آج ہم نے عملاً دیکھا کہ بے ادب کی کوئی دعا وعبادت اللہ رب العزت کی بارگاہ میں قبول نہیں۔

﴿میری آنکھ سے آنسو نکلے﴾

آج (۱۵ ذوالحجہ) شب پیر شریف حرم نبوی شریف سے رات گئے واپس اپنے روم میں آیا تو کسی نے ایک شعر شیئر کیا بہت پسند آیا۔ آپ حضرات کی نذر ہے۔

رقہ تکتے ہوئے جب تھک گئیں آنکھیں میری
پھر تجھے ڈھونڈنے میری آنکھ سے آنسو نکلے

اس شعر کی گہرائی میں اگر چلے جائیں بہت سارے راز کھلتے جائیں گے۔ باب جبریل، باب النساء کے باہر عشاق کا جم غفیر ہوتا ہے (اللہ کرے یہ مجمع سلامت رہے) ترستی آنکھیں گنبد خضریٰ کو تک رہی ہوتی ہیں زبان حال سے ہر عاشق کے دل صدا ہوتی ہے۔ ''تیری جب کے دید ہوگی جبھی میری عید ہوگی''۔

حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ تاجدار گولڑہ رحمۃ اللہ علیہ جیسوں کی تو من کی مراد پوری ہوتی ہے پکار اٹھتے ہیں۔

کہ:

اس صورت نوں میں جان آکھاں
جان آکھاں کہ جانِ جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی میں شان آکھاں
جس شان تو شاناں سب بنڑیاں

کئی بے چارے دردِ فراق کے مارے باب البقیع کی طرف دیکھتے دیکھتے مقدر تو جگا جاتے ہیں۔ مگر حسرت دیدار لیے یوں گویاں ہوتے ہیں:

راہ تکتے ہوئے جب تھک گئیں آنکھیں میری
پھر آپ کو ڈھونڈنے میری آنکھ سے آنسو نکلے

جنت البقیع شریف: مدینہ منورہ کے قبرستان کا نام جنت البقیع ہے۔ یہاں نبی کریم ﷺ کے صحابہ اور سلف صالحین رضوان اللہ علیہم مدفون ہیں۔ اس قبرستان کی زیارت سنت ہے۔ یہاں جب زیارت کے لیے آئیں تو یہ دعا پڑھیں۔ **ترجمہ:** اے مومنین و مسلمین کے شہروں کے باشندوں تم پر سلام ہو اور ان شاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

مفید خیر خواهانه مشوره: بقیع شریف میں اب اندر جانا مناسب نہیں ہے کہ نجدیوں نے بے شمار مقدس مزارات کو گرا کر اندر راستے بنا دیئے ہیں۔ نامعلوم ہمارے پاؤں کسی مقدس ہستی کے مزار پر پڑ جائیں بے ادبی ہے۔ باہر سے ہی سلام کا نذرانے عرض کریں اور دعا مانگیں اور صحابہ کرام اور بزرگان دین کی قربانیوں اور اعمال کو یاد کر کے رہنمائی ضرور حاصل کریں۔ ویسے بھی آپ باہر سے کھڑے ہو کر سارے بقیع شریف کا نظارہ کر سکتے ہیں۔

﴿اهلسنت کے نزدیک انبیاء کرام و شهداء و اولیاء اپنے ابدان مع اکفان کے زنده هیں!﴾

آج مورخہ ۲۲/ذوالحجہ (۲۰۱۵-۱۰-۵) شب منگل حضور سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ سے حاضری کے بعد اپنی رہائش گاہ پر آتے ہوئے حاجی محمد ارشد صاحب کے داماد محمد اسد (جو پیدائشی مدینہ منورہ کے ہیں اور یہیں مقیم ہیں) سے حیات انبیاء و شہداء کے حوالہ سے گفتگو ہوئی چونکہ یہاں کے نجدی ماحول نے ان کا ذہن کافی خراب کر رکھا ہے۔ فقیر نے انہیں

قرآنی آیات واحادیث مبارکہ سنائیں اولاً تو فقیر کی بیان کردہ آیات واحادیث کی تاویل کرتے رہے لیکن پھران کے ذہن میں کچھ بات آئی فقیر نے کہا کہ گیارویں صدی کے مجدد حضرت امام علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے "شرح الصدور" میں اولیائے کرام علیہم الرضوان کی حیات بعد ممات کے متعلق چند مستند روایات لکھی ہیں جو قارئین کرام کے ذوق کے لیے یہاں نقل کی جاتی ہیں۔

☆امام عارف باللہ استاذ ابوالقاسم قشیری قدس سرہ، اپنے رسالہ میں بسند خود حضرت ولی مشہور سیدنا ابوسعید خراز قدس اللہ سرہ العزیز سے راوی ہیں کہ: میں مکہ معظمہ میں تھا، باب بنی شیبہ پر ایک جوان مردہ پڑا پایا، جب میں نے اس کی طرف نظر کی تو مجھے دیکھ کر مسکرایا اور کہا: اے ابوسعید کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے زندہ ہیں اگر چہ مر جائیں، وہ تو یہی ایک گھر سے دوسرے گھر میں بدلائے جاتے ہیں۔

☆نیز حضرت سیدی ابوعلی قدس سرہ سے راوی ہیں: میں نے ایک فقیر کو قبر میں اتارا، جب کفن کھولا ان کا سر خاک پر رکھ دیا کہ اللہ تعالیٰ ان کی غربت پر رحم کرے۔فقیر نے آنکھیں کھول دیں اور مجھ سے فرمایا: اے ابوعلی !تم مجھے اس کے سامنے ذلیل کرتے ہو جو میرے ناز اٹھاتا ہے۔میں نے عرض کیا اے سردار میرے! کیا موت کے بعد زندگی ہے؟ فرمایا: میں زندہ ہوں اور خدا کا ہر پیارا زندہ ہے، بے شک وہ وجاہت وعزت جو مجھے روز قیامت ملے گی اس سے میں تیری مدد کروں گا۔

☆نیز یہی حضرت ابراہیم بن شیبان قدس سرہ سے راوی ہیں: میرا ایک مرید جوان فوت ہو گیا، مجھ کو سخت صدمہ ہوا، نہلانے بیٹھا، گھبراہٹ میں بائیں طرف سے ابتداء کی، جوان نے وہ کروٹ ہٹا کر اپنی دہنی کروٹ میری طرف کی۔ میں نے کہا جانِ پدر! تو سچا ہے مجھ سے غلطی ہوئی۔

☆وہی امام حضرت یعقوب سوسی نہر جوری قدس سرہ سے راوی ہیں: میں نے ایک مرید کو نہلانے کے لیے تختے پر لٹایا اس نے میرا انگوٹھا پکڑ لیا، میں نے کہا: جانِ پدر! میں جانتا ہوں کہ تو مردہ نہیں یہ تو صرف مکان بدلنا ہے، لے میرا ہاتھ چھوڑ دے۔

☆ مکہ معظّمہ میں ایک مرید نے مجھ سے کہا: پیرومرشد میں کل ظہر کے وقت مر جاؤں گا، حضرت ایک اشرفی لیں، آدھی میں میرا دفن اور آدھی میں میرا کفن کریں، جب دوسرا دن ہوا ظہر کا وقت آیا مرید مذکور نے آکر طواف کیا، پھر کعبے سے ہٹ کر لیٹا تو روح نہ تھی، میں نے قبر میں اتارا، آنکھیں کھول دی، میں نے کہا کیا موت کے بعد زندگی؟ اس نے کہا میں

زندہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کا ہر دوست زندہ ہے۔(شرح الصدور باب زیارۃ القبور و علم الموتیٰ)۔

﴿آب زم زم پر تحقیق سائنسدان کا اھم ترین انکشاف﴾

مدینہ منورہ میں قیام کے دوران آب زم زم شریف پر ایک سائنسی تحقیق پڑھنے کو ملی آپ بھی پڑھیں حرمین شریفین میں جا کر خوب زم زم شریف پئیں۔فقیر کو دعا میں یاد رکھیں۔

میونخ (نیوز ڈیسک) قدرت کے عظیم نعمتوں میں شمار ہونے والا مقدس پانی ''آب زم زم'' دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے تبرک اور شفاء کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسلام کے خلاف بلاوجہ عداوت رکھنے والوں نے بار ہا یہ بات مشہور کرنے کی کوشش کی کہ یہ مقدس پانی بھی عام پانی جیسا ہی ہے لیکن قدرت نے اس کے حیران کن اثرات کے ذریعے ہمیشہ ان لوگوں کو غلط ثابت کیا ہے۔اس ضمن میں ایک انتہائی اہم اور مشہور واقعہ جرمن عیسائی ڈاکٹر KnutPfeiffer کا ہے جنہوں نے زم زم کے مقدس پانی پر تحقیق کی اور پھر انہوں نے اپنے ایک ٹی وی انٹرویو میں جو کچھ کہا وہ اب تاریخ کا حصہ بن چکا ہے۔انہوں نے بتایا کہ تقریباً ۱۲ سال قبل ان کے ایک دوست جدہ سے آب زم زم لے کر آئے تو انہوں نے اپنی لیبارٹری میں جدید ترین آلات کے ذریعے اس پانی کا مطالعہ و معائنہ کیا۔ان کا کہنا تھا کہ میونخ کا پانی بظاہر صاف اور خالص ہونے کے باوجود آب زم زم کے سامنے محض ایک بے فائدہ اور تباہ کن محلول ہے۔انہوں نے بتایا کہ جب میونخ کے پانی اور آب زم زم کے الیکٹرو میگنیٹک فیلڈ کی تصاویر حاصل کی گئیں تو واضح طور پر دیکھا گیا کہ آب زم زم کا فیلڈ انتہائی متوازن، دائروی اور ہموار تھا جبکہ میونخ کے پانی کا فیلڈ اس کے مقابلے میں بالکل غیر ہموار اور بے قاعدہ تھا۔ انہوں نے مزید تحقیق سے معلوم کیا کہ جب ہم آب زم زم پیتے ہیں تو یہ ہمارے جسم و ذہن میں اپنے سکون آور اور طمانیت سے بھر پور فیلڈ کے اثرات پیدا کرتا ہے اور یوں جسم و ذہن ایسی تروتازگی، اطمینان، فرحت اور صحت محسوس کرتے ہیں کہ جس کا عام پانی سے تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔انہوں نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ آب زم زم انتہائی معمولی شدت کا الیکٹرو میگنیٹک فیلڈ پیدا کرتا ہے جو پیار بھری مسکراہٹ جیسا ہوتا ہے۔ڈاکٹر Knut کا کہنا ہے کہ وہ تو چاہتے ہیں کہ ہر شخص روزانہ آب زم زم پئے لیکن چونکہ یہ ممکن نہیں کہ ساری دنیا کے لوگ اس پانی تک رسائی حاصل کر سکیں اس لیے جب اور جتنا ممکن ہو اس کا استعمال ضرور کیا جائے۔انہوں نے یہ بھی بتایا کہ وہ آب زم زم کے الیکٹرو میگنیٹک فیلڈ کی بنیاد پر ایک نیا طریقہ علاج بھی متعارف کروائیں گے تاکہ انسانیت اس سے بھر پور طریقے سے مستفید ہو سکے۔

ڈاکٹر KnutPfeiffer کا انٹرویو انٹرنیٹ پر باآسانی دستیاب ہے اور انگریزی زبان سے واقفیت رکھنے والا کوئی بھی شخص اسے سن کر جان سکتا ہے کہ ترقی یافتہ یورپ کا ایک قابل ڈاکٹر آب زم زم کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ (روزنامہ پاکستان ۲۵ نومبر ۲۰۱۴ء)۔

فقیر نے تقریر کی اور نماز جمعہ کی امامت: ☆ گذشتہ اور آج ۳ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ/ ۲۰۱۵-۱۰-۱۶ (جمعۃ المبارک) محترم عبدالرزاق شرقپوری کی کاوش سے حضرت سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے نام سے حی عروہ میں ادا ہوا۔ فقیر نے قبل از جمعہ حضور نبی کریم روف ورحیم ﷺ کے اختیارات پر گفتگو کی ماشاءاللہ کافی اہلِ محبت جمع ہوئے فقیر سے قبل مفتی محمد اقبال نقشبندی (بزمان بہاولپور) نے محبتِ رسول کریم ﷺ پر جامع خطاب کیا۔ خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ کی امامت فقیر کے حصہ میں آئی۔ بعداز جمعہ اجتماعی طور پر سلامِ رضا پڑھنے کا خوب لطف آیا۔ محترم حافظ محمد انور مدنی (تقریباً 30 سال سے مدینہ منورہ میں مقیم ہیں) نے کہا کہ آج ایک عرصہ بعد مدینہ منورہ میں جمعۃ المبارک کا لطف آیا۔ احباب نے لنگر شریف کا وسیع اہتمام کیا ہوا ہے۔ کھانے کے دوران ہی حافظ محمد انور مدنی نے میرے حضور سیدی والد گرامی (حضرت فیضِ ملت علیہ الرحمہ) سے مدینہ منورہ میں ملاقاتوں کا ذکر چھیڑ دیا بتایا ابھی نیا حرم نہیں بنا تھا تقریباً ۱۹۸۰ء کے بعد کی بات ہے کہ حضرت فیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ رمضان المبارک کا آخری عشرہ مسجد شریف کے باب عمر، باب عثمان، باب مجیدی کے ارداگرد اعتکاف کی سعادت حاصل کرتے۔ مجھ سمیت ان کے چاہنے والے ان کے پاس حاضر ہوتے مختلف مسائل دریافت کرتے وہ بہت شفیق تھے۔ مدینہ منورہ میں محترم الحاج محمد انور خیاط المدنی مرحوم کے ہاں ان کا کبھی کبھا خطاب ہوتا تھا جبکہ جدہ میں حضرت الحاج حکیم نذیر احمد مرحوم کے ہاں محفل ہوتی تو ہم وہاں بھی شرکت کرتے۔

انگھوٹھے چومنے کے سبب نظر کی عینک اتر گئی: محترم عبدالحمید المدنی ہمارے قریبی شہر لودھراں کے ہیں آج کل خوش قسمتی سے مسجد نبوی شریف کے خدام میں شامل ہیں۔ فقیر کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ آج ہم حرم نبوی شریف باب مجیدی سے آگے چھتریوں کے نیچے بیٹھے تھے کہ عصر کی آذان ہوئی نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے نام نامی اسم گرامی پر ہم نے انگھوٹھے چوم کر آنکھیں ٹھنڈی کیں آذان ختم ہوئی تو بھائی عبدالحمید بولے کہ جب میں شروع شروع میں مدینہ منورہ حاضر ہوا ایک دن آذان میں نام اقدس سنکر انگھوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے کہ ایک سعودی مجھے دیکھ رہا تھا قریب آکر کہا (اشفی) یہ کیا ہے میں نے اسے کہا کہ (حب النبی) یہ

محبت نبی کریم ﷺ کا اظہار ہے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سنت ہے اس نے کہا(لا بل ھو بدعہ) نہیں یہ بدعت (لا فائدہ) اس میں کوئی فائدہ نہیں میں نے کہا(فیہ فوائد کثیر) اس کا بہت زیادہ فائدہ ہے اس نے نظر کی عینک لگائی ہوئی تھی میں نے کہا کہ نام اقدس سنکر انگھوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانے سے نظر تیز ہوتی ہے آنکھیں کبھی خراب نہیں ہوتیں میری باتیں سنکر وہ خاموش ہوگیا۔ اللہ معلوم اس کے دل میں کیا آیا چند ماہ بعد وہ مجھے دیکھ کر آیا اور کہا کہ (یاصدیق کلامک الصدق) آپ کی بات بلکل صحیح ہے میں نے آذان میں نام اقدس سنکر انگھوٹھے چومنے شروع کئے آج مجھے نظر کی عینک سے نجات مل گئی۔

رباعی " بلغ العلیٰ بکمالہ " کی تکمیل: آج (۶ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ/ ۱۹ اکتوبر ۲۰۱۵ء پیر شریف کو ظہر تا عشاء نمازیں الحمدللہ حرم نبوی شریف میں ادا کی جبکہ آج (پیر) کے وظائف قدمین شریفین میں مکمل کئے۔ بعد عصر مواجہہ اقدس پر خاصی دیر سلام والتجاء کی سعادت نصیب رہی حسب معمول بعد نماز عصر (حنفی) فقیر مسجد نبوی شریف کے باب بلال میں درود تاج شریف کے ورد میں مصروف تھا کہ حضرت مولانا محمد یوسف المدنی سعیدی (جو چالیس سال سے مدینہ منورہ میں مقیم ہیں) تشریف لائے کہا کہ میرا ابھی روزانہ کے معمولات میں درود تاج شریف پڑھنا ہے کہا میں جو درود تاج شریف پڑھتا ہوں وہ ہمارے خانوادے کے اسلاف کا قلمی تحریر ہے جو میں نے یاد کر رکھا ہے پورا دور شریف سنایا آخری کلمات۔

یاایھامشتاقون بنورجمالہ. صلّوا علیہ و آلہ

پڑھکر ختم کیا تو فقیر نے عرض کیا اگر آپ درود تاج شریف کا اختتام حضرت شیخ سعدی کی مقبول بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مشہور زمانہ رباعی پر کریں تو برکات دوچند ہوجائیں گی۔ فقیر نے عرض کیا کہ آپ کے علم میں ہوگا کہ حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی کا مشہور واقعہ ہے کہ اُنھوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح وسرائی میں تین مصرعے "بلغ العلیٰ بکمالہ. کشف الدجیٰ بجمالہ. حسنت جمیع خصالہ" لکھے۔ کوشش بسیار کے باوجود چوتھا مصرعہ مکمل نہ ہوتا تھا اور سخت پریشان تھے۔ ایک شب اُنھیں خواب میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ بنفس نفیس موجود ہیں اور شیخ سعدی سے فرماتے ہیں سعدی تم نے تین مصرعے کہے ہیں ذرا سناؤ: شیخ سعدی نے تینوں مصرعے:

بلغ العلیٰ بکمالہ ،کشف الدجیٰ بجمالہ ، حسنت جمیع خصالہ..........

سنائے اور خاموش ہو گئے۔ آپ نے فرمایا یہ مصرعہ بڑھالو: "صلو علیہ و آلہ" اور یوں حضرت شیخ سعدی کی نعتیہ رباعی مکمل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس رباعی کو شرفِ قبولیت بخشا اور اس طرح شیخ سعدی نعت گو شعرا میں ممتاز ہو گئے۔ قارئین کرام کے ذوق کے لیے رباعی مع ترجمہ لکھنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں:

بلغ العلیٰ بکمالہ. کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ. صلوا علیہ و آلہ

ترجمہ: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے کمال سے بلندیوں پر پہنچے اور اُنہوں نے اپنے جمال سے (کفرو ضلالت) کی تاریکیوں کو دور فرمایا۔ اُن کی تمام خصلتیں اچھی ہیں۔ اُن پر اور اُن کے آل اطہار پر درود بھیجو۔

فقیر کی اس صائب تجویز پر مولوی محمد یوسف صاحب نہ صرف خوش ہوئے بلکہ کہا کہ اب درود تاج شریف کا اختتام آپ کی یاد سے اس رباعی پر کیا کرونگا۔ فقیر نے کہا زہے نصیب کہ آپ مدینہ منورہ میں فقیر کو یاد رکھیں گے۔

الوداع مدینہ منورہ: آہ آج (۷ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ/۲۰ اکتوبر ۲۰۱۵ء) شب منگل کو مدینہ منورہ سے جدائی ہے دل پر ملال ہے۔ طبیعت بے حال ہے۔ بعد عشاء صحن حرم میں محترم عبدالقادر مدنی و حافظ غلام سرور نے لنگر شریف کا وسیع انتظام کر رکھا ہم سب نے جنتی لنگر کھایا۔ ایک بار پھر باب السلام سے بارگاہ ناز صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہو کر برستی آنکھوں سے الوداعی سلام عاجزانہ کے ساتھ مع اہل وعیال جملہ احباب پھر حاضری کی التجاء پیش کی۔ کچھ معروضات تھیں جو زبان سے نہیں دل سے عرض کیں کیونکہ اہلِ ایمان کا ایمان ہے:

ہمارے دل کے ارادے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) جانتے ہیں

محترم عبدالرزاق شرقپوری گاڑی لائے حضور سید الشہداء امیر مدینہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر پھر حاضری کی درخواست پیش کی اور (مطار) ائیرپورٹ مدینہ منورہ آئے۔ مکتب الحجاج سے اپنے (جوازات) پاسپورٹ لئے شاہین ائیرلائن کے کاؤنٹر پر بورڈنگ کرانے اور سامان کی بکنگ میں محترم محمد ندیم مدنی کے توسط سے عملے (محمد زاہد، محمد رضوان صاحبان) نے بہت خیال کیا (جزاکم اللہ)۔ امیگریشن کے بعد ہم گیٹ نمبر ۱۲۶ کی طرف آئے۔ ماشاء اللہ مدینہ منورہ کا جدید ائیرپورٹ بہت ہی خوبصورت ہے فقیر مدینہ منورہ کے اس مطار (ائرپورٹ) جدید سے دوبار پہلے بھی پاکستان کا سفر کر چکا ہے قارئین کرام کے ذوق کے لیے اس کا تعارف پیش خدمت ہے۔

مطار (ائیرپورٹ) مدینہ منورہ: مدینہ منورہ کا بین الاقوامی ہوائی اڈہ ۴۰ لاکھ مربع میٹر پر محیط ہے۔

پہلے مرحلے میں یہاں سالانہ ۸۰لاکھ مسافروں کی آمدورفت کی گنجائش ہے دوسرے مرحلے میں یہ تعداد ایک کروڑ ۸۰لاکھ جبکہ تیسرے مرحلے میں چار کروڑ مسافر سالانہ ہو جائے گی۔ یہ سعودی عرب میں نجی شعبے کے تعاون سے بی او ٹی کی بنیاد پر تعمیر کیا جانے والا پہلا ائرپورٹ ہے۔جدہ سے بذریعہ سعودی ایئرلائن کی پرواز ڈائریکٹ مدینہ منورہ کے لئے دستیاب ہے جبکہ جدہ کے لئے روزانہ فلائٹ سروس موجود ہے۔ دنیا کے مختلف مما لک کے لیے مدینہ منورہ ائیرپورٹ سے فلائٹیں جاتی ہیں۔ پاکستان کے مختلف ائیرپورٹ مثلاً کراچی، ملتان، لاہور، اسلام آباد کے لیے جہاز آتے جاتے ہیں۔مدینہ منور کا جدید ائیرپورٹ حرم مدینہ سے قدرے فاصلے پر ہے لیکن ائیرپورٹ سے حرم تک کے لئے بسیں ٹرمنل پر موجود ہوتی ہیں، ائیر کنڈیشن ٹیکسیاں بھی دستیاب ہوتی ہیں۔حجاج جو حکومت کے انتظام کے تحت جدہ اترتے ہیں وہ معلم حضرات کی فراہم کردہ بسوں سے مدینہ منورہ جاتے ہیں اور انہیں ہوائی سہولت حاصل نہیں ہوتی۔

حضرت استاذالعلماء علامہ محمد ابراهیم سیالوی: حضرت علامہ پیرزادہ سید محمد منصور شاہ اویسی نے میانوالی اطلاع دی کہ یادگار اسلاف سندالمدرسین حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم سیالوی رحمۃ اللہ علیہ (واں بھچراں میانوالی) ۱۳صفرالمظفر ۱۴۳۷ھ کو انتقال فرما گئے۔(انا للہ وانا الیہ راجعون) ۔موصوف کی زندگی درس وتدریس میں گذری، ہزاروں علماء کے استاد تھے۔ان کا اندازِ تدریس بہت ہی عمدہ تھا۔گذشتہ کئی سالوں سے علالت کے باوجود تدریسی معمولات مکمل رہے۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔(آمین)۔

﴿قناعت دل﴾

(الحاج ملک اللہ بخش کلیار، مدینہ منورہ، کی کتاب ''اسرار دل'' سے)

انسان کو جو کچھ ملے اس پر مطمئن ہو جائے اور زیادہ کی حرص نہ کرے، یہ عظیم دولت رب تعالیٰ جس انسان کو نصیب فرمائے یقیناً اسے بڑی نعمت عطا ہوئی ہے۔دل کا سُرور یہ ہے جو رِزق تمہیں عطا کیا گیا اس پر قناعت کرے، اور دکھ یہ ہے جو رِزق تمہیں نہیں عطا کیا گیا اس کا غم کرے۔قناعت روحانیت کے بنیادی اصولوں میں بھی شامل ہے۔اگر یہ دل میں نہ ہو تو حضرت انسان کبھی بھی خوش نہیں ہو سکتا کیونکہ لالچ کی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔انسان وسیع رزق کے باوجود زیادہ کا حریص ہو تو یہ دل کا فقیر ہے مگر جس کے پاس زندہ رہنے کے لئے مختصر اور محدود رزق ہو اور اس پر وہ مطمئن اور قانع ہو تو فقر وافلاس کے باوجود وہ دل کا غنی ہے۔قناعت دل کی آزادی، عزت اور راحت وسکون کی راہ ہے، قانع دل پر امن، راحت اور اطمینان کی حالت میں رہتا ہے، اور دُنیا کے لالچ میں رہنے والا دل ہمیشہ دُنیا میں ہی غرق رہتا ہے۔جو انسان

اپنے ایام حیات آزادی سے گذارنا چاہتا ہو وہ اپنے دِل میں دُنیا کے کسی لالچ کو داخل نہ ہونے دے۔قانع دل اپنی خواہشات کو اپنی ضروریات اور حالات کے تابع کر دیتا ہے۔ ہل من مزید کے بجائے صبر کا دامن تھام لیتا ہے۔انسانوں سے مقابلہ کرنے کے بجائے اپنے نفس سے مقابلہ کرنا پسند کرتا ہے۔ بیشک قانع دل والا بڑا ہی قابل تحسین ہوتا ہے۔

☆ شیخ سعدی کا قول ہے: اگر مالدار بنا چاہتے ہو تو سوائے قناعت دل کے کچھ طلب نہ کرو کہ یہی سب سے عمدہ دولت ہے۔قناعت حقیقی ایمان، اللہ کی معرفت اور اس کی کتاب کے نور سے پیدا ہوتی ہے۔جس دل میں یہ دولت نہیں وہ دنیا کے حرص سے کبھی پاک نہیں ہو سکتا اور حریص دل کا کاسۂ گدائی کبھی نہیں بھرتا۔قناعت دل اکثراً انسان کے انفرادی اخلاق میں سے ہے، زندگی سے بہتر استفادہ، اور اخراجات میں اعتدال اختیار کر کے اللہ تعالی کی نعمتوں پر رضا مندی سے متعلق ہے۔☆ قناعت دل کا جتنا تعلق مادی اسباب و وسائل سے ہے اس سے زیادہ قلب کے احوال سے ہے۔ انسان کا دل ایمان سے خالی ہو تو وہ محتاج ہے اگر چہ اس کے پاس قارون کا خزانہ ہو اور اگر ایمان سے اس کا دل معمور ہے تو وہ غنی ہے۔جیسا کہ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب اطہر کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے۔

"وَ وَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی"۔ (الضحی۔۹)

ترجمہ: اور تمہیں حاجت مند پایا دیکھا تو غنی کر دیا۔

یعنی اپنے سوا آپ کو ہر ایک سے بے نیاز کر دیا، پس آپ فقر میں صابر اور غنا میں شاکر رہے۔جیسے خود رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے"مال و متاع کی کثرت غنی نہیں ہوتی لیکن غنی تو دل کا غنی ہوتا ہے"۔(بخاری)۔

☆فقر کا مطلب تنگدستی، غربت اور مفلسی ہے۔قرآن پاک میں یہی مفہوم کئی مقامات پر آیا ہے۔فقر کی دو اقسام ہیں (۱) فقر اختیاری (۲) فقر اضطراری۔اول الذکر فقر قابل فخر ہے اور ثانی الذکر اللہ کے عذاب کی ایک شکل ہے۔فقر اختیاری یعنی بندہ آسائش و آرائش وغیرہ حاصل ہونے کے باوجود قناعت پسند کرے دولت کی بجائے ایثار سے کام لے۔اس سلسلے میں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ ہمارے لیے نمایاں مثال ہے۔مدنی زندگی کے آخری ایام پاک میں اسلام کئی علاقوں میں پھیل گیا۔فتوحات غنائم اور خراج کی بڑی تعداد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں پہنچ رہی تھی لیکن یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی آپ کی حیات پاک درویشی فقیری اور قناعت کا عمدہ نمونہ تھی۔سیرت کی کتب اس بات کی شاہد ہیں۔دوسری طرف امت کے لیے فقر و تنگدستی کا اندیشہ نہیں بلکہ خوشحالی اور فراوانی کو دین کے لیے فتنہ فرمایا۔فقر و قناعت ترک دنیا و مال نہیں بلکہ دل کے غنا کا نام ہے۔فقیر کی متاع دنیا سے لاتعلق ہونا نہیں بلکہ دل کو

دنیا کی محبت سے لاتعلق کر کے قناعت اختیار کرنا ہے۔نعمت مل جانے پر اپنے آپ کو دولت مند محسوس نہ کرنا اور نہ ملنے پر دل کو پریشانی لاحق نہ ہونا۔جیسا کہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی حضرت ایوب علیہ السلام کو فقر اور مصیبت میں صابر ہونے پر ''نعم العبد''اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو نعمت کے شکر پر ''نعم العبد'' کے معزز القاب عطا فرمائے ارشاد ربانی ہے:

''اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ''.

ترجمہ: سچ تو یہ ہے کہ ہم نے اسے (حضرت ایوب) بڑا صابر پایا،بہترین بندہ،اپنے رب کی طرف بہت رجوع کرنے والا تھا۔(ص ۴۴)۔

''وَ وَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ''.

ترجمہ: اور داود کو ہم نے سلیمان (جیسا بیٹا) عطا کیا،بہترین بندہ،کثرت سے اپنے رب کی طرف رجوع کرنے والا تھا۔(ص ۳۰)۔

اسی طرح بارگاہِ الٰہی میں شکر حضرت سلیمان علیہ السلام اور صبر حضرت ایوب علیہ السلام دونوں برابر ہیں۔سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:میں نے جنت میں جھانکا،تو اس میں اکثر فقراء کو پایا اور جہنم میں جھانکا،تو اس میں اکثر اُمراء کو پایا۔(بخاری)۔

☆رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:اے فقراء کے گروہ!اللہ کی رضا پر دل سے راضی رہو،تب ہی اپنے فقر کا ثواب پاؤ گے ورنہ نہیں۔

☆ایک صحابی نے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا:یا رسول اللہ!مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسے کرنے سے اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:دنیا سے بے رغبت ہو جا،اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغت ہو جا،لوگ بھی تجھ سے محبت کریں گے۔(ابن ماجہ)۔

☆سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم!تو میری عبادت کے لئے فارغ تو ہو میں تمہارا سینہ بے نیازی سے بھر دوں گا اور تیرا فقر و فاقہ ختم کر دوں گا۔اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے ہاتھ کام کاج سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی (کبھی) ختم نہیں کروں گا۔(ابن ماجہ)۔

ہادی اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔(مسلم)۔

قناعت دل ان اخلاقی اوصاف وصفات میں سے ہے یہ جس دل میں ہوگی وہ انسان اللہ تعالیٰ کا محبوب اور اس دنیا میں اعلیٰ وارفع مقام والا ہوگا۔

﴿حضور فیضِ ملت کے مزار شریف پر بارہ روزہ محافل میلاد شریف﴾

☆ربیع الاول شریف کا چاند خوشیوں کا پیغام لیکر طلوع ہوتے ہی حضور مفسرِ اعظم پاکستان فیضِ ملت محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ کے مزار شریف پر روزانہ بعد نماز عشاء محفل میلاد شریف کا انعقاد ہوتا ہے۔ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے طلباء تلاوت ونعت شریف، ذکرواذکار اور درود وسلام کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور لنگر نبوی شریف تقسیم کیا جاتا ہے۔

﴿عاشق رسول غازی ملک ممتاز حسین قادری کی تحریک رہائی﴾

گستاخِ رسالت کی مرتکب عاصیہ نامی عورت کو جب پاکستان کی عدالت نے پھانسی کی سزاء سنائی تو رسواء زمانہ سلمان تاثیر نے یہود وہنود کی نمک حلالی کرتے ہوئے شیخوپورہ جیل میں جاکر اس ملعونہ عاصیہ کو نہ صرف قید سے چھڑوانے کی کوشش کی بلکہ مغربی آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے قانون رسالت پر زبان درازی کی اور اسے کالا قانون کہہ کر کروڑوں اہلِ ایمان کے قلوب پر نمک پاشی کی تو اس گستاخ کو علماء کرام مفتیان عظام نے قتل قرار دیا۔ اس کی زبان مزید لمبی ہوئی اپنی گستاخانہ حرکت سے باز آنے کے بجائے گستاخی پر اکڑ گیا میڈیا پر آ کر بڑی توہین آمیز گفتگو کی تو اسے واصل جہنم کرنے کا فریضہ محترم عاشق رسول غازی ملک ممتاز حسین قادری کے حصہ میں آیا۔ جونہی اسلام آباد میں گورنر تاثیر کے قتل کی خبر پھیلی تو نام نہاد سیکولر قسم کے غیر دانشمند لوگ جو میڈیا پر آ کر تحفظ ناموسِ رسالت کے قانون پر چہ میگوئیاں کررہے تھے کی بولتی بند ہوگئی۔ اک سچے عاشقِ رسول کے وار نے سب کا منہ بند کر دیا۔ اسلام دشمن قوتوں کے دباؤ میں آ کر ہائی کورٹ کے بعد سپریم کورٹ نے بھی غازی ملک ممتاز حسین قادری کو سزاء موت سنائی تو تادم تحریر دنیا بھر کے کروڑوں اہلِ ایمان غازی صاحب کی رہائی کے لیے میدان میں ہیں۔ وطن عزیز کے چھوٹے بڑے شہروں میں احتجاجی ریلیاں، دھرنے جلسے وجلوس ہورہے ہیں مگر مجال ہے کہ بکاؤ میڈیا ان لاکھوں عشاق کے اجتماعات کی کوریج دے ظاہر ہے جب میڈیا غازی صاحب کی رہائی تحریک کی کوریج کریگا تو باہر سے حرام مال ملنا بند ہوجائے گا......؟؟؟ ادھر ہمارے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حکمران غازی صاحب کی رہائی کی تحریک کو دبانے کے لیے پورا زور لگا رہے ہیں ملک کے طول وعرض میں احتجاج کرنے والے عاشقان رسول ﷺ پر جھوٹے مقدمات درج کئے

جارہے ہیں مگر بیچ:

اتنا ہی یہ اُبھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

آئے روز غازی صاحب کی رہائی تحریک زور پکڑتی جارہی ہے۔ ۲۳ نومبر کو ہمارے بہاولپور میں ایک پرامن دھرنا تاجدارختم نبوت (فوارہ) چوک پر دیا گیا جس میں نہ توتوڑ پھوڑ ہوئی نہ ٹریفک کوروکا گیا مقررہ وقت پر دھرنا درودوسلام کے ساتھ ختم ہوا تو کچھ علماء کرام کو ان کے گھروں سے جاکر گرفتار کرکے تھانہ کوتوالی لایا گیا۔ جب بہاولپور کے علماء کرام وعوام کو اس خبر کا پتہ چلا تو تھانے میں جمع ہوگئے ڈی ایس پی سٹی شفقت عطاء اور ایس ایچ او ملک عبدالرشید سے پرامن مذکرات کے بعد گرفتار علماء کو رہا کیا گیا۔ تمام لوگ اپنے گھروں کو چلے گئے بعد میں ۱۵ علماء کرام کے خلاف جھوٹ پرمبنی ایف آئی آر درج کی گئی۔ دوسرے روز ۲۷ نومبر جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں علماء کرام نے اپنے خطبات میں حکومت کے اس بزدلانہ کاروائی کی شدید مذمت کی اور اس عہد کا اعادہ کیا کہ غازی صاحب کی رہائی تک تحریک جاری رہے گی۔

حافظ محمد طارق اکبری بہاولپور کو مبارک باد: محترم حافظ محمد طارق اکبری نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے ایم فل کا مقالہ ''فتویٰ رضویہ کی روشنی میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کا فقہاء احناف سے اختلاف کی نوعیت'' مکمل کیا۔ ادارہ ''فیض عالم'' جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور انہیں اس عظیم وضخیم مقالہ کی تکمیل پر مبارک باد پیش کرتا ہے۔ (رابطہ نمبر 03055296120)۔

﴿غازی ممتاز حسین قادری کو قتل کر کے خود کشی کا رنگ دینے کی سازش﴾

غازی ممتاز حسین قادری کو... غازی عامر عبدالرحمٰن چیمہ کی طرح (جرمنی) قتل کر کے خودکشی کا رنگ دینے کی دین اور ملک دشمن قوتوں کی ناپاک اور بھیانک سازش طشت از بام۔ روز نامہ جنگ اور ڈان نے اپنے ۲۷ نومبر ۲۰۱۵ء کے اخبارات میں یہ انتہائی افسوسناک خبر نمایاں طور پر شائع کی کہ غازی ممتاز حسین قادری نے اپنے اہلِ خانہ سے بروقت اور مناسب طور پر ہفتہ وار ملاقات نہ کرانے پر خودکشی کرنے کی دھمکی دے دی۔ (لاحولَ ولا قوۃَ اِلا باللہ)۔

عرض ہے کہ آسیرِ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم... غازی ممتاز حسین قادری صاحب گزشتہ ۲ سال سے جیل میں قرآنِ پاک حفظ کررہے ہیں اور غازی صاحب کا زیادہ تر وقت وظائف، عبادات، اور قرآن وحدیث کے مطالعہ میں

گزرتا ہے... جس کی بناء پر غازی صاحب اپنی اہلیہ اور بیٹے محمد علی کو بھی ملاقات پر نہ آنے کا کہتے ہیں کہ اس کی تعلیم کا حرج ہو گا۔علاوہ ازیں غازی صاحب ہم بہن بھائیوں اور رشتہ داروں کو بھی اپنا قیمتی وقت دین کی خدمت میں صرف کرنے پر زور دیتے رہتے ہیں۔اکثر ملاقات کے موقعہ پر یہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہاں جیل میں کوئی تکلیف نہیں ہے اور نہ ہی کسی چیز کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔الحمد اللہ اللہ رب العزت اور سرکار صلی اللہ علیہ و سلم مجھے کھلاتے بھی ہیں پلاتے بھی ہیں اور بلاتے بھی ہیں اسی بناء پر غازی صاحب نے وکلاء حضرات کو سیشن کورٹ کے ۲ بار سزائے موت کے فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کرنے سے منع کر دیا تھا۔علمائے کرام اور وکلاء حضرات کے اسرار پر غازی صاحب کا یہ فرمانا تھا کہ اگر مجھے آنکھ کھولنے سے لے کر آج تک میں نے جتنے بھی سانس لیے ہیں اتنی بار بھی تحفظِ ناموس رسالت کی پاداش میں تختہ دار پر چڑھایا جائے تو میں سمجھوں کہ پھر بھی فرض اور قرض بقایا ہے اور بعد ازاں سپریم کورٹ کے ایک بار پھر ۲ بار ظالمانہ اور غیر شرعی فیصلہ پر جہاں پوری ملتِ اسلامیہ ورطہ حیرت اور رنج والم میں ڈوب گئی تھی وہاں ہی غازی صاحب نے انتہائی پُرسکون اور مطمئن انداز میں وکلاء اور علماء کے اسرار کے باوجود خود صدرِ پاکستان سے رحم کی اپیل کو حتمی طور ہر مسترد کر کے یہ پیغام دیا کہ :اک جان ہے چیز کیا... تیری ناموس پہ کروڑوں میں وارہ کروں۔میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے والوان حالات وواقعات کے تناظر میں غازی صاحب پر یہ بہتان لگانا کہ غازی صاحب نے خودکشی کی دھمکی دی ہے یقیناً کسی بہت گہری سازش کا غماز ہے۔ہم اہلِ خانہ غازی ممتاز حسین قادری پیارے وطن کے شہدوں اور غازیوں کے محافظین، پاک فوج اور بالخصوص ناموسِ رسالت کے پاسبان مشائخ عظام علمائے کرام اور عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کرتے ہیں کہ: آپ یہود و نصاریٰ کی اسلام، پاکستان اور غازی ممتاز حسین قادری کے خلاف اس ناپاک اور بھیانک سازش کو ناکام بنانے کے لیے زیادہ آگئے بڑھیں اور پاکستان سے ان باطل قوتوں کا قلع قمع کر کے اسلام، پاکستان اور غازی ممتاز حسین قادری کو جلد از جلد ان طاغوتی قوتوں کے شکنجے سے آزاد کروائیں۔اللہ رب العزت اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سب کے حامی و ناصر ہوں۔

﴿قبر سے کفن واپس﴾

حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: ''ایک سائل جو بظاہر بھیک مانگنے والا فقیر مگر درحقیقت خدا رسیدہ بزرگ تھا۔مسجد میں آیا اور لوگوں سے روٹی کے ایک ٹکڑے کا سوال کیا، مگر کسی نے بھی اس کو روٹی کا ٹکڑا نہیں دیا اور غریب بھوک سے تڑپ تڑپ کر مر گیا''۔جب موذن نے مسجد میں اس کو مُردہ پایا تو لوگوں کو اس کی خبر دی۔دُرویش کی

موت کا حال سُن کر لوگ جمع ہوئے اور آپس میں چندہ اکٹھا کر کے دُرویش کے کفن دفن کا اِنتظام کِیا۔ درویش کو دفن کر دینے کے بعد جب موذن مسجد میں گیا تو دیکھا کہ جو کفن دُرویش کو دیا گیا وہ مسجد کی محراب میں پڑا ہُوا ہے اور اس کفن پر عبارت تحریر کی ہوئی ہے کہ: ''تم لوگوں کا دیا ہُوا کفن واپس لوٹایا جا رہا ہے کیونکہ تم بدترین قوم ہو۔ تم سے دُرویش نے روٹی کا ایک ٹکڑا مانگا تھا مگر تم لوگوں نے نہیں دیا۔ یہاں تک کہ بھوکا مر گیا۔ ہم اپنے دوستوں کو اپنے غیر کے سپرد نہیں کِیا کرتے''۔ (مستطرف، جلد ۱)۔

تبصرہ: یہ حِکایت نہایت رقت انگیز اور عبرت خیز ہے۔ ایسے بہت سے گدڑی میں چُھپے ہوئے لعل ہیں جو بظاہر میلے کچیلے اور حقیر نظر آتے ہیں مگر وہ بارگاہِ الٰہی میں محبوبیت کی ایسی بلندترین منزل پر فائز ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے قربِ خاص کی عزت و عظمت کا تاجدار بنا دیتا ہے اور ان کے سینوں کو نُورِ باطن کا سفینہ بنا کر انہیں ایسا مخزنِ انوار بنا دیتا ہے کہ: ''ان کی ایک نِگاہ سے ذرّے رشکِ آفتاب و غیرتِ ماہتاب بن جاتے ہیں۔ اس لیے ان فرسودہ حال فقراء کو ہرگز ہرگز کبھی حقارت کی نظروں سے نہیں دیکھنا چاہیے بلکہ اگر ہو سکے تو ان کی کوئی خدمت کر دیں ورنہ کم سے کم اِتنا خیال رکھے کہ ان لوگوں کی کوئی دِل آزاری نہ ہونے پائے۔ (روحانی حِکایات حصّہ دوم)۔

آہ! حضرت علامہ مولانا سبطین رضا قادری رضوی: (بریلی شریف سے رضوی سلیم شہزاد کی مختصر رپورٹ): نبیرہ استادِ زمن علامہ حسن رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ؛ حضرت علامہ سبطین رضا خان علیہ الرحمہ کا محرم الحرام کے آخر عشرہ میں وصال ہوا۔ نمازِ جنازہ میں ہزاروں شرکاء مریدین و عقیدت مندوں کا ازدہام۔ بریلی شریف کے محلّہ کانکرٹولہ سے جب جنازہ اُٹھا تو ہزاروں مسلمانوں نے آپ کے جنازہ میں شرکت کی۔

روحانی امراض اور ان کا حل: ''روحانی امراض اور ان کا حل'' زیرِ نظر رسالہ حضور فیضِ ملت، مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ التفسیر والحدیث الحاج الحافظ القاری مفتی ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہ کے غیر مطبوعہ مسودہ جات میں ہے جو الحمد للہ شائع ہو گیا ہے۔ خواہش مند حضرات اس نمبر پر رابطہ کریں۔ (سمیر اویسی۔ باب المدینہ کراچی 00923002624660)۔

محترم محمد شہزاد کنول ایم فل کا مقالہ مکمل کرنے پر مبارک باد:

فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان حضرت علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ کی دینی، اسلامی، اصلاحی، تصنیفی خدمات پر محترم محمد شہزاد کنول نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے ایم فل کا مقالہ مکمل کیا۔ انہیں اہلسنت کی

تنظیمات مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

﴿فکر رضا﴾

(از: مفتی منیب الرحمٰن صاحب صدر تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان)

اس سال ۲۵ صفر المظفر کو امام احمد رضا قادری محدث بریلی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ستانواں عرس منایا جارہا ہے۔ اس کی مناسبت سے میں اپنی فہم اور علمی بساط کے مطابق فکرِ رضا کے چند گوشے قارئین کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ بدقسمتی سے اہلسنت نے چند شعائر اور ظاہری علامات کو عملاً واجب کا درجہ دے رکھا ہے اور فرائض و واجبات اور سُنن کو حسبِ مراتب اہمیت نہیں دی جارہی، اس کے نتیجے میں بے عملی اور بے حسی فروغ پارہی ہے اور مسلک کو Spiritual Entertainment یعنی روحانی حَظّ وسرور کا ذریعہ بنادیا گیا ہے اور نعت خواں وقوال مذہب کے ہیرو اور اسٹار قرار پائے ہیں۔ اس حکمتِ عملی کے سبب دین کی ترجیحات پسِ منظر میں چلی گئیں ہیں۔ پاکستان سے لے کر برطانیہ، امریکا اور کینیڈا تک ان مجالس کے لیے پروموٹرز یعنی ترویج دینے والے گروہ اور ادارے وجود میں آگئے ہیں۔ برطانیہ میں آرٹس اینڈ کلچر کے لائسنس یافتہ لوگ نعت خوانوں کو بھی اسپانسر کرتے ہیں۔ کاش کہ ان لوگوں نے امام احمد رضا قادری کے علمی سرمائے اور ''فتاویٰ رضویہ'' کا مطالعہ کیا ہوتا تو انہیں دین کی ترجیحات کا علم ہوتا۔ آج سے کم وبیش سو سال قبل امام احمد رضا اہلسنت کی بے حسی اور دینی ترجیحات کی معکوس ترتیب کو دیکھ کر تڑپ اٹھتے ہیں اور لکھتے ہیں:

مرا سوزیست اندر دل ، اگر گویم زباں سوزد
اگر دم درکشم ، ترسم کہ مغز استخواں سوزد

یعنی اپنے لوگوں کی بے عملی اور بے حسی کو دیکھتا ہوں تو دل میں جذبات کا ایسا اشتعال موج زن ہوتا ہے کہ اگر اِن جذبات و احساسات کو زبان پر لاؤں تو زبان جل جائے اور اگر ضبط کر کے سانس روکے رکھوں تو اندیشہ ہے کہ ان جذبات کی تپش سے ہڈیاں تو کیا، ہڈیوں کا گودا تک جل جائے گا۔ اردو شاعر نے کہا ہے:

جو سچ کہتا ہوں، مزا الفت کا جاتا ہے
جو چُپ رہتا ہوں، کلیجہ منہ کو آتا ہے

امام احمد رضا قادری اسلام کی نشاۃ کے لیے چند اُمور کو لازمی قرار دیتے ہیں۔

ایک علماء کا اتفاق، دوسرا تحمّلِ شاق بِقدرِ الطّاق یعنی اپنی بساط کے مطابق دین کی راہ میں مشکلات کو برداشت کرنا،

جبکہ مسلمان سہل پسند ہو چکے ہیں۔تیسرا''اُمراء کا انفاق ''لوجہ الخلّاق''یعنی ہر طرح کے نام نمود اور ریا کاری سے بے نیاز ہو کر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اُس کی عطا کی ہوئی نعمت مال سے اُس کی راہ میں خرچ کرنا،جیسا کہ حدیثِ پاک میں فرمایا۔بائیں ہاتھ کو پتا نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا؟ پھر لکھتے ہیں: یہ تمام چیزیں یہاں مفقود ہیں،تو سوال یہ ہے کہ کیا آج یہ سب چیزیں موجود ہیں۔ ہمارے ہاں بہت سے مالی وسائل سوم،جمعرات،دسویں بیسویں،چہلم اور اَعراس کی تقریبات پر خرچ ہو جاتے ہیں۔یہ تمام مواقع ایصالِ ثواب کے ہیں اور ان کا جواز و استحباب مسلّم،مگر رسول اللہ ﷺ نے انفاق فی سبیل اللہ کے لیے صدقاتِ جاریہ کو ترجیح دی ہے۔صدقاتِ جاریہ سے مراد ایسے شعبوں اور ایسی مدّات پر ایصالِ ثواب کے لیے مالی وسائل کو خرچ کرنا جن کے اثرات تادیر قائم رہیں اور جن کا فیض ابدالآباد یا عرصہ دراز تک جاری و ساری رہے۔کیا مُحبین امام احمد رضا نے اس شِعار نبوت کو اختیار کیا ہے اور قبول کیا ہے؟ بقولِ شاعر:

خیر گر چاہے،پھر فیض کے اسباب بنا۔پل بنا،چاہ بنا،مسجد و تالاب بنا

امام احمد رضا سے پوچھا گیا: ایک خاتون ہر سال گیارہویں شریف کی نیاز کرتی ہیں اور ڈیڑھ من چاول پکا کر غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی ایصالِ ثواب کے لیے تقسیم کرتی ہیں،فلاں جگہ ایک دینی مدرسے میں مستحق طلبہ ہیں،اگر یہ اُن پر خرچ کر دیے جائیں تو کیا گیارہویں شریف کی نیاز ہو جائے گی؟ آپ نے جواب دیا۔تم گیارہویں شریف کی نیاز کے جواز کی بات کرتے ہو،گیارہویں بھی ہو جائے گی اور چودہ سو گنا زیادہ اجر ملے گا،کیونکہ یہ صدقہ جاریہ ہوگا۔انہوں نے عظیم الشان مدارس قائم کرنے،طلبہ کو حسبِ ضرورت وظائف دے کر تعلیم کی طرف مائل کرنے،مدرسین کو بیش قرار تنخواہیں دینے،دین کے مختلف شعبہ جات کے لیے ماہرین تیار کرنے،تصنیف و تالیف کے ادارے قائم کرنے،دینی لٹریچر تیار کرنے اور مسلمانوں کا اپنا مالیاتی نظام قائم کرنے کا مشورہ دیا ہے۔انہوں نے یہ بھی مشورہ دیا کہ عدالتی نظام پر پیسے لٹانے کی بجائے مسلمان اپنی ثالثی عدالتیں قائم کریں اور آپس کے تنازعات کو مل بیٹھ کر طے کریں،اس سے وقت اور دولت دونوں کی بچت ہوگی اور برسوں تک عدالتوں میں خوار ہونے اور وکلاء کے نخرے اٹھانے سے بھی نجات مل جائے گی۔لوگوں نے غلط طور پر یہ سمجھ رکھا ہے کہ تکفیری فتوے جاری کرنا اُن کا شِعار تھا،یہ اُن کی فکر کی سو فیصد غلط تعبیر ہے۔وہ لکھتے ہیں۔فرضِ قطعی ہے کہ اہلِ کلمہ کے ہر قول و فعل کو،اگر چہ بظاہر کیسا ہی شنیع و فظیع (یعنی خراب سے خراب تر) ہو،حتی الامکان کفر سے بچائیں۔اگر ضعیف سے ضعیف،نحیف سے نحیف (یعنی کمزور ترین) تاویل بھی پیدا ہو سکتی ہو،جس کی

رو سے حکمِ اسلام کی گنجائش نکلتی ہو تو اس کی طرف جائیں اور اس کے سوا ہزار احتمال اگر جانبِ کفر جاتے ہوں، خیال میں نہ لائیں، (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۳۱۷)۔ وہ حدیث نقل کرتے ہیں: "لاالٰہ الا اللّٰہ" کہنے والوں سے زبان روکو، انہیں کسی گناہ پر کافر نہ کہو۔ "لاالٰہ الا اللّٰہ" کہنے والوں کو جو کافر کہے، وہ کفر سے نزدیک تر ہے۔

(المعجم الکبیر، ج ۱۲، ص ۲۷۲)

وہ لکھتے ہیں ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ و دیگر ائمہ دین فرماتے ہیں جو کسی مسلمان کی نسبت یہ چاہے کہ اُس سے کفر صادر ہو، وہ کفر کرے یا نہ کرے، یہ (خواہش رکھنے والا) ابھی کافر ہو گیا کہ مسلمان کا کافر ہونا چاہا۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۴۰۳)

البتہ وہ لکھتے ہیں جو ضروریاتِ دین میں سے کسی شے کا منکر ہو، باجماعِ مسلمین یقیناً قطعاً کافر ہے، اگر چہ کروڑ بار کلمہ پڑھے، مگر اس کی وضاحت تو کر دی جائے کہ فلاں شخص نے ضروریاتِ دین میں سے فلاں چیز کا انکار کیا ہے۔ اگر واقعی ایسا ہے تو علمائے کرام کو اتفاقِ رائے سے فیصلہ صادر کرنا چاہیے تاکہ جماعتی انتشار ختم ہو اور سب یک سُو ہوں۔ امام احمد رضا قادری کا یہ مشورہ نہایت صائب ہے کہ ایسے اُمور میں، جن کے نتائج دور رس ہوں، انفرادی کی بجائے ثقہ علماء کو اجماعی اور متفقہ فتوے جاری کرنے چاہئیں تاکہ اگر کسی پہلو کے بارے میں کسی ایک عالم سے صرفِ نظر ہو جائے تو دوسرا اس کی اصلاح کر لے۔ امام احمد رضا قادری کی ایک انتہائی دقیق عبارت کا خلاصہ آسان الفاظ میں پیشِ خدمت ہے، جس سے ان کی فکر میں یُسر اور توسُّع کا اندازہ ہوتا ہے ان امور میں قاعدہ کلیہ جسے ضرور یاد رکھنا چاہئے یہ ہے کہ فرائض کی ادائیگی اور حرام کاموں سے بچنے کو مخلوق کی خوشنودی پر ترجیح دے اور ان امور میں کسی کی ناراضی کی پروا نہ کرے۔ دینی حکمت کے تحت مخلوق کی دلداری اور ان کے جذبات کو مستحب کاموں پر ترجیح دے، یعنی لوگوں کی دلداری کی خاطر افضل کاموں کو چھوڑا جا سکتا ہے اور دینی مصلحت کے تحت بعض اوقات خلافِ اَولیٰ کام بھی کیا جا سکتا ہے۔ دین کے مُبلّغ کو لوگوں کے درمیان نفرت پیدا کرنے سے گریز کرنا چاہئے، وہ لوگوں کے لئے اذیّت اور دل آزاری کا سبب نہ بنے۔ اسی طرح لوگوں میں جو رسمیں اور طریقے جاری ہیں، اگر وہ شریعت کے خلاف نہیں ہیں اور نہ ہی ان میں کوئی شرعی عیب ہے، تو محض اپنی بڑائی ظاہر کرنے اور اپنی پاک دامنی ثابت کرنے کے لئے عام لوگوں سے ہٹ کر کوئی شِعار اختیار نہ کرے، بلکہ لوگوں کے ساتھ ان رسوم میں شامل ہو۔ اگر وہ لوگوں کی عام روش سے ہٹ کر کوئی الگ راستہ اپناتا ہے، تو یہ لوگوں کے دلوں کو دین کی طرف مائل کرنے کے اعلیٰ مقصد کے خلاف ہے۔ خبردار رہو! اس بات کو خوب توجہ سے سنو! کہ یہ بہت

خوبصورت باریک علمی نکتہ اور حکمت کی بات ہے اور دین کے معاملے میں سلامتی اور وقار کا راستہ ہے، جس سے بہت سے خشک مزاج زاہد اور باطنی کشف کا دعویٰ کرنے والے غافل اور جاہل ہوتے ہیں۔ وہ اپنے فاسد گمان میں بڑے دین دار بنتے ہیں، لیکن درحقیقت وہ دین کی حکمت اور شریعت کے مقاصد سے بہت دور ہوتے ہیں، حکمت و دانش کے اس پیغام کو مضبوطی سے پکڑو، یہ چند سطریں ہیں، مگر اس میں علم کا بڑا خزانہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۴)۔

(طالبان دعا: محمد شہزاد اویسی۔ محمد ایاز اویسی (مدنی)، محمد صالح اویسی (سانول)، محمد ہاشم عبداللہ اویسی، محمد ابوبکر اویسی)

☆ **آہ! حضرت علامہ محمد اشفاق رضوی:** حضور سیدی محدث اعظم پاکستان قدس سرہٗ کے فیض یافتہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اشفاق رضوی (خانیوال) ۱۵ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ کو وصال فرما گئے۔ یادگار اسلاف تھے۔ ایک طویل عرصہ خانیوال کی مرکزی جامع مسجد میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ایک خاصہ عرصہ آپ نے مسند تدریس کو زینت بخشی، قابل ترین مدرس تیار فرمائے، بارہا مرتبہ حرمین طیبین کی حاضری سے بہرہ مند ہوئے۔ اس سال بھی باوجود نقاہت کے حج کی سعادت حاصل کی، گذشتہ چند سالوں سے دیار غیر میں دین اسلام کی تبلیغ و ترویج میں مصروف تھے کئی لوگ آپ کے ہاتھ پر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ آپ کے جنازہ میں علماء و مشائخ کرام کی کثیر جماعت نے شرکت ایک تاریخی جنازہ تھا چہرے کی نورانیت قابل دید تھی۔ آپ کے پسماندگان میں ۷ صاحبزادے اور ۳ بیٹیاں ہیں۔ آپ کے آبائی گاؤں کی مرکزی جامع مسجد سے ملحق جگہ آپ کو دفن کیا گیا۔ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں ایک تعزیتی اجلاس میں ان کے رفع درجات اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

خطیب شہیر قاری ظہور احمد قادری: جامعہ اویسیہ رضویہ کے فاضل مرکزی عید گاہ ملیسی کے خطیب حضرت مولانا قاری ظہور احمد قادری (لال کمال لودھراں) محرم الحرام ۱۴۳۷ھ کے پہلے ہفتہ میں فوت ہوئے۔ موصوف ایک طویل عرصہ حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کے پاس جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں زیر تعلیم رہے۔ ان کا انداز بیان بہت علمی اور شریں ہوتا تھا۔ مثنوی مولانا روم کو جب اپنے خاص انداز سے پڑھتے تو مجمع جھوم جاتا تھا۔ انہیں ان کے والد گرامی استاد الحفاظ حضرت حافظ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں بستی لال کمال ضلع لودھراں میں دفن کیا گیا۔

غیر پہ کرم اپنوں پہ ستم؟؟؟؟؟؟؟؟؟: (سعودی بادشاہ باراک اوباما پر مہربان، تحائف کی بارش کر ڈالی): واشنگٹن (نیوز ڈیسک) امریکی صدر باراک اوباما کبھی کسی غیر ملکی سربراہ کی طرف سے تحفے میں ملنے والی ٹوپی تو

کبھی کوئی کتاب وصول کرتے پائے گئے ہیں، لیکن سعودی فرمانروا کی طرف سے ملنے والے تحائف کا معاملہ خاصا مختلف رہا ہے۔ بدھ کے روز امریکی حکومت نے صدر اوباما کو سال ۲۰۱۴ء کے دوران بیرونی حکومتوں کی طرف سے ملنے والے تحائف کی فہرست جاری کی ہے۔ اس فہرست کے مطابق صدر اوباما کو سب سے مہنگے تحائف سعودی مملکت کی طرف سے دیئے گئے جن کی کل مالیت ۱۳ لاکھ امریکی ڈالر (تقریباً ۱۴ کروڑ پاکستانی روپے) سے بھی زائد نکلی۔ Yahoo نیوز کے مطابق اس سے پہلے مشیل اوباما اور ان کی بیٹیوں کو ملنے والے انعامات تو بے حد مہنگے رہے ہیں۔ سابقہ سعودی فرمانروا کی طرف سے مشیل اوباما کو ہیروں سے جڑی ایک گھڑی دی گئی جس کی قیمت تقریباً چھ لاکھ ڈالر (تقریباً ۶ کروڑ پاکستانی روپے) تھی۔ اسی طرح صدر اوباما کی بیٹیوں کو بھی ہیروں کے ہار تحفے میں ملتے رہے ہیں۔ یہ تمام تحائف امریکی خزانے میں جمع ہوئے ہیں، کیونکہ صدر اوباما ان کے بدلے امریکی حکومت کو ادائیگی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے۔

(۲۸ نومبر ۲۰۱۵، ڈیلی ٹائمز)

اب ایک نظر ادھر بھی ؟؟؟؟؟؟؟؟؟ : امریکی صدر باراک اوباما کی سعودی بادشاہ کو یمن میں فضائی کارروائی پر حمایت کی یقین دہانی۔ (۲۸ مارچ ۲۰۱۵ء بین الاقوامی)۔

واشنگٹن (مانیٹرنگ ڈیسک) امریکی صدر باراک اوبامہ نے سعودی عرب کی جانب سے یمن میں حوثی شیعہ باغیوں کیخلاف کارروائی کی حمایت کا یقین دلایا ہے۔ وائٹ ہاؤس کے مطابق امریکی صدر باراک اوباما نے سعودی عرب کے بادشاہ سلمان عبدالعزیز سے ٹیلیفونک رابطہ کیا اور یمن میں حوثی باغیوں کیخلاف فضائی کارروائی پر حمایت کی یقین دہانی کروائی۔ یمن میں سعودی عرب اور اس کے اتحادی مما لک کی جاب سے حوثی باغیوں کے ٹھکانوں پر تیسرے روز بھی بمباری جاری ہے جبکہ باغیوں نے ملک کے جنوبی اور مشرقی علاقوں میں مزید پیش قدمی کی ہے۔ ٹیلیفونک رابطے پر دونوں ملکوں کے سربراہان نے اتفاق کیا کہ یمن میں سیاسی مذاکرات کیلئے دیرپا استحکام ان کا مقصد ہے۔ دوسری جانب ایران نے یمن میں سعودی عرب کی فوجی مداخلت کی ایک بار پھر مذمت کی ہے۔

دعاِ صحت کی اپیل ہے : حضور فیضِ ملت کے تلمیذ رشید مجاہد اہلسنت حضرت مولانا محمد حنیف اختر (خانیوال) ایک عرصہ سے علیل ہیں قارئین کرام سے دعاِ صحت کی اپیل ہے۔ (ادارہ)۔